Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

فون ۳۴۶

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۵ ذوالحج ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۷ نبوت ۱۳۵۶ھش ۔ ۲۷ نومبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۶۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ نبوت ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ۲۵ نومبر کو بلڈ پریشر بڑھ جانے اور قے آنے کی وجہ سے اچانک بہت ناساز ہوگئی تھی۔ الحمد للہ کہ اب طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے اور ہر طرح کی پریشانیوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ غانا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳ ستمبر کو بچی عطا فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت نصیرہ نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم مرزا محمد حسین صاحب بھتیجے مسیح مرحوم کی پوتی اور مکرم قریشی مختار محمود صاحب کی نواسی ہے۔ احباب بچی کی درازیٔ عمر اور نیک صالح ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (نائب وکیل التبشیر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں جو اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیتے ہیں

معائنہ عذاب کے بعد ایمان بے سود اور صدقہ وخیرات عبث ہے

نظامِ وصیت کے سلسلہ میں احباب جماعت کو وصیت کرنے کی تلقین کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اوّلین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کرکے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔

میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں لے لوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کروگے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کرکے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔"

(الوصیّت صـ۴۲، صـ۴۳)

(مرسلہ صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

احبابِ جماعت اپنے آپ کو جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی کیلئے پیش کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ سے قبل فرمایا تھا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنے والے مہمانوں کی تعداد سال بہ سال بڑھ رہی ہے لیکن کام کرنے والے رضاکاروں کی تعداد اس نسبت سے نہیں بڑھ رہی۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ نے مجھ سے کہا ہے کہ مہمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اکیلے ربوہ کے رضاکار جلسہ کے انتظام کو نہیں سنبھال سکتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ احمدی جو باہر سے جلسہ پر آتے ہیں وہ اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر خدمت کے لئے پیش کر دیں اور پھر ہر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اُن کی فہرستیں مرکز کو ارسال کر دیں۔"

(خطبہ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۷۶ء)

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس ارشاد کی تعمیل میں صدران جماعت اور امراء کے توسط سے اپنے آپ کو جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی کے لئے پیش فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ر نبوت ۱۳۵۶ ہش
۲۷ر نومبر ۱۹۷۷ء

بیعت کی غرض کے پورا ہونے کا نہایت مؤثر ذریعہ

جلسہ سالانہ میں شرکت اور اس کی بنیادی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کی دو اغراض بیان فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانا، دوسرے یہ کہ تمام بنی نوع انسان کو اسلام میں داخل کر کے اسے روئے زمین پر غالب کرنا۔ ان اغراض کو پورا کرنے کی غرض سے خدائی حکم کے ماتحت آپؑ نے سلسلۂ بیعت کا آغاز فرما کر تقویٰ شعار لوگوں کو ایک جماعت کی شکل میں منظم کیا اور پھر ان کا یہ فرض قرار دیا کہ وہ خود حقیقی مسلمان بن کر دوسروں کو راہِ ہدایت کی طرف لانے کا وسیلہ بنیں۔

بیعت کنندگان کی تربیتِ باطنی کے ضمن میں جہاں آپؑ نے اپنی خداداد قوتِ قدسی اور پُر درد و پُر سوز مقبول دعاؤں کے ذریعہ ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا وہاں اس غرض کو بہ تمام و کمال پورا کرنے اور نسلاً بعد نسلٍ اس کے پورا ہوتے چلے جانے کا عالمگیر بنیادوں پر سامان کرنے کے لئے خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت جماعت میں جلسہ سالانہ کی بنیاد ڈالی۔ اسی لئے بیعت کی غرض اور اس کے بہ تمام و کمال پورا ہونے میں ہمارے مقدس بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ کے انعقاد اور سال بہ سال خاص تعہد کے ساتھ اس میں شوکت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور اس اہمیت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

بیعت کی اصل غرض کی تکمیل کے ضمن میں جلسہ سالانہ کی بنیادی اہمیت کو واضح کرنے سے پہلے بیعت کی اصل غرض سے پورے طور پر آگاہ ہونا ضروری ہے۔ سو اس غرض کو ہم خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمام مخلصین داخلین سلسلۂ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو"

(آسمانی فیصلہ مطبوعہ ۱۸۹۲ء صـــ)

اس غرض کے پورا ہونے کے لئے آپ نے ضروری قرار دیا کہ داخلینِ سلسلۂ بیعت بکثرت مرکزِ سلسلہ میں آکر اور یہاں آپ کی تریاقی صحبت میں رہ کر آپ سے وہ نور حاصل کریں جو ظلمت کو پاش پاش کر کے سینہ و دل کو منور کر دیتا ہے اور جس کے زیرِ اثر انسان ہر قسم کی آلودگیوں سے نجات حاصل کر کے صحیح معنوں میں پاک صاف اور مطہر بن جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے بار بار مرکزِ سلسلہ میں آکر اور عرصہ تک آپ کی صحبت میں رہ کر الٰہی انوار و برکات سے مستفیض ہونے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے۔ اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی۔" (ایضاً)

اس سے بار بار مرکزِ سلسلہ میں آنے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے بعد آپؑ کے خلفاء کی تریاقی صحبت سے مستفیض ہونے کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے بغیر بیعت کی غرض پوری ہو ہی نہیں سکتی لیکن چونکہ اس جماعت کا مشرق و مغرب میں پھیلنا مقدر تھا اور اس کے اطراف و جوانب میں پھیلنے سے ہی اسلام نے دنیا میں غالب آنا تھا اس لئے دُور و دراز کے لوگوں کے لئے بار بار مرکزِ سلسلہ میں آنا اور وہاں عرصۂ دراز تک رہ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کی صحبت سے مستفیض ہونا ممکن نہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی بنیاد ڈلوائی اور آپ کے متبعین کے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ وہ جہاں کہیں بھی بود و باش رکھتے ہوں وہ حسب استطاعت و الطاقت جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر کم از کم تین دن مرکزِ سلسلہ میں ضرور گزاریں اور ان ایام میں اہل اللہ کی صحبت سے مستفیض ہو کر اور اللہ اور رسولؐ کی باتیں سُن کر اپنے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کریں جس سے بیعت کی اصل غرض پوری ہو سکے اور وہ عند اللہ سرخرو قرار پا سکیں۔ چنانچہ آپ نے بیعت کی اصل غرض کی تکمیل کے ضمن میں جلسہ سالانہ کی بنیادی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعفِ فطرت یا کمی مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے ..... لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ر دسمبر سے ۲۹ر دسمبر تک قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو ۳۰ر دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ر دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔"

(ایضاً)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ ہمارے مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ کا بیعت کی اصل غرض کے پورا ہونے سے بہت گہرا تعلق ہے حقیقت یہ ہے کہ طاقت اور استطاعت رکھنے کی صورت میں جلسہ میں شامل ہوئے اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات اور اس کی مخصوص برکات سے مستفیض ہوئے بغیر بیعت کی اصل غرض پوری ہی نہیں ہو سکتی۔ یہ جلسہ مقرر ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ تا اس میں شرکت کے نتیجہ میں مخلصین سلسلۂ بیعت میں ایسی پاک تبدیلی رونما ہو کہ جس کے زیرِ اثر ان میں دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت غالب آئے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

بیعت کی اس اصل اور بنیادی غرض کو پورا کرنے کے لئے ہمارا مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ اب پھر دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ منعقد ہونے والا ہے۔ اس کے انعقاد میں اب ایک ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔

اس جلسہ میں شرکت کی بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر ہمیں یقین واثق ہے کہ شمعِ اسلام کے پروانے اس میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لئے پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ دُور و دراز ممالک سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے کہ جلسہ میں حاضری کے تمام سابقہ ریکارڈ مات ہو جائیں گے۔ وہ کیوں نہ کھنچے چلے آئیں جبکہ جلسہ سالانہ بیعت کی اصل غرض کو پورا کرنے کے ایک انمول موقعہ اور نہایت ہی مؤثر ذریعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ فرشتوں کی باطنی تحریک کے ماتحت آئیں گے اور قافلہ در قافلہ اور فوج در فوج آئیں گے اور اپنے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا ایسا شاندار مظاہرہ کریں گے کہ آسمان پر فرشتے ایک دفعہ پھر عش عش کر اُٹھیں گے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے حالیہ سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۷ء کو جو تقریر کی اس کا مکمل متن ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

خدائے ذوالعجائب نے ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الاوّلین والآخرین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ازل سے ایسا عدیم المثال اور بے نظیر مقام بخشا ہے کہ جو مقربان بارگاہِ الٰہی میں سے کوئی بھی نہیں جانتا بلکہ اوّلین و آخرین کے خیال اور تصور سے بھی بہت بلند و بالا ہے جیسا کہ مجدد الفِ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"شانِ احمدؐ را کہ داند جز خداوندِ کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم"

یعنی احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان کو خداوند کریم کے سوا اور کون جان سکتا ہے۔ آپ اپنی خودی سے اس طرح الگ ہو گئے کہ احمد کا میم درمیان سے گر گیا اور جس طرح خدا تعالیٰ بحیثیتِ خالق احد ہے آنحضرتؐ سب مخلوق میں احد بن گئے۔

احدیت کا یہ بلند مقام حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ کی اصطلاح میں مظہر اتم الوہیت کہلاتا ہے اور خدائے عزّ و جلّ نے اپنے کلام مجید میں اس پر نہایت لطیف پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے بطور نمونہ چند آیات مع ان کے ترجمہ و تشریح کے حضرت اقدسؑ کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى یعنی وہ (حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی ترقیاتِ کاملہ قرب کی وجہ سے دو قوسوں میں بطور وتر کے واقع ہے بلکہ اس سے نزدیک تر۔ اب ظاہر ہے کہ وتر کی طرفِ اعلیٰ میں قوسِ الوہیت ہے سو جبکہ نفسِ پاک محمدیؐ اپنے شدّتِ قرب اور نہایت درجہ کی صفائی کی وجہ سے وتر کی حد تک آگے بڑھا اور دریائے الوہیت سے نزدیک تر ہو تو اس ناپیدا کنار دریا میں جا پڑا اور الوہیت کے بحرِ اعظم میں گم ہو گیا ...... پھر دوسری آیت قرآن شریف کی جس میں یہی تشبیہ نہایت اصفیٰ اور اجلیٰ طور پر دی گئی ہے یہ ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ یعنی جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے واضح ہو کہ جو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کیا کرتے تھے اور مردوں کے لئے یہی طریق بیعت کا ہے۔ سو اس جگہ اللہ تعالیٰ نے بطریقِ مجاز آنحضرتؐ کی ذاتِ بابرکات کو اپنی ذاتِ اقدس ہی قرار دے دیا اور ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا۔ یہ کلمہ مقام جمع میں ہے جو بوجہ نہایت قرب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں بولا گیا ہے اور اسی مرتبۂ جمع کی طرف جو محبتِ تامہ و معرفتِ تامہ پر موقوف ہے اس آیت میں بھی اشارہ ہے مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ تو نے نہیں چلایا خدا نے ہی چلایا جبکہ تو نے چلایا۔ ایسا ہی یہ اشارہ اس دوسری آیت میں پایا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر اسراف کیا (یعنی ارتکاب کبائر کیا) تم خدا کی رحمت سے نومید مت ہو وہ تمہارے سب گناہ بخش دے گا۔ اب ظاہر ہے کہ بنی آدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو بندے نہیں بلکہ سب نبی و غیر نبی خدا تعالیٰ کے بندے ہیں لیکن چونکہ آنحضرتؐ کو اپنے مولیٰ کریم سے قربِ اتمّ ...... حاصل تھا سو یہ سخن بھی مقام جمع سے سرزد ہوا اور مقام جمع قابَ قوسین کا مقام ہے جس کی تفاصیل کتبِ تصوف میں موجود ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے مقام جمع کے لحاظ سے کئی نام آنحضرتؐ کے ایسے رکھ دیئے جو خاص اس کی صفتیں ہیں جیسا کہ آنحضرتؐ کا نام محمدؐ رکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہایت ہی تعریف کیا گیا۔ سو یہ نہایت درجہ کی تعریف حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی شان کے لائق ہے۔ مگر ظلّی طور پر آنحضرتؐ کو دی گئی۔ ایسا ہی قرآن شریف میں آنحضرتؐ کا نام نور ہے جو دنیا کو روشنی کرتا ہے اور رحمت جس نے عالم کو زندگی سے بچایا ہوا ہے آیا ہے اور رؤف اور رحیم جو خدا تعالیٰ کے نام ہیں ان ناموں سے بھی آنحضرتؐ پکارے گئے ہیں اور کئی مقام پر قرآن شریف میں اشارات و تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں۔ ان کا کلام، خدا کا کلام اور ان کا ظہور، خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۲۸-۲۲۹ حاشیہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عظیم روحانی و کشفی تجربات و مشاہدات کی بناء پر "مظہر اتم الوہیت" کے انتہائی درجہ کی نہایت دلکش اور شاندار تصویر کھینچتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ عالم روحانیات میں قربِ الٰہی اور وصالِ ربّانی کے درجات تین قسموں پر منقسم ہیں سب سے ادنیٰ درجہ جو وہ بھی درحقیقت بڑا ہے یہ ہے کہ آتشِ محبتِ الٰہی۔ لوحِ قلبِ انسان میں حرارت اور گرمی تو پیدا کر دے لیکن اس میں چمک نہ ہو اس کیفیت کو سکینت اور کبھی ملک اور فرشتہ کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ محبت الٰہی کا دوسرا درجہ روح القدس سے موسوم ہے جس میں حرارت اور چمک دونوں کا ظہور ہوتا ہے۔ تیسرا درجہ محبت و معرفت کا وہ ہے جس میں ایک نہایت افروختہ شعلہ محبت الٰہی کے مستعد فتیلہ پر پڑ کر اس کو افروختہ کر دیتا ہے اور اس کے تمام اجزاء اور تمام رگ و ریشہ پر استیلا پکڑ کر خدا کے وجود کا اتم اور اکمل مظہر بنا دیتا ہے اور اس کے شعلے اس کے ذرہ ذرہ کو مرکز تجلیات بنا دیتے ہیں۔ اس درجہ کا ذکر کر کے آنحضرتؐ کے فرزند جلیل تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ کیفیت جو ایک آتشِ افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روحِ امین کے نام سے بولتے ہیں کیونکہ یہ ہر یک تاریکی سے امن بخشتی ہے اور ہر یک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہیں اور اس کا نام ذوالافق الاعلیٰ بھی ہے کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے اور اس کو رأی ما رأی کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے کیونکہ اس کیفیت کا اندازہ تمام مخلوقات کے قیاس اور گمان اور وہم سے باہر ہے اور یہ کیفیت صرف دنیا میں ایک ہی انسان کو ملی ہے جو انسانِ کامل ہے جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا خاتمہ ہو گیا ہے اور دائرہ استعدادات بشریہ کا کمال کو پہنچ گیا ہے ...... جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلم جس کے معنے یہ ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا یعنی کمالاتِ تامہ کا مظہر۔ سو جیسا کہ فطرت کی رو سے اس نبی کا اعلیٰ اور ارفع مقام تھا ایسا ہی خارجی طور پر اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس کو عطا ہوا اور اعلیٰ و ارفع مقام محبت کا ملا۔" (توضیح مرام صفحہ ۲۸-۲۹)

پھر "انسان کامل" کی تشریح میں آپؑ تحریر فرماتے ہیں:-

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی
نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و
سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا
یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور
اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے
سید و مولیٰ سید الانبیاء، سید
الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و
سلم ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام)

حضرت مسیح موعودؑ نے اس عظیم الشان مقام کو آئینہ کی ایک نہایت عام فہم اور سادہ مثال سے بھی واضح کیا ہے اور بتایا ہے کہ اگرچہ ایک وفادار خادم اپنے مخدوم حقیقی کا مزاج دان اور اس کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ بیٹے میں بھی اس کے باپ کے نقوش ظاہر ہو جاتے ہیں لیکن یک رنگی کا اکمل و اعلیٰ اور اتم و اصفیٰ انعکاس آئینہ ہی میں ہوتا ہے۔ اسی طرح اگرچہ دوسرے سب نبیوں اور رسولوں سے بھی خدا ظاہر ہوا مگر اس کی حقیقی تصویر صرف محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک سے جلوہ گر ہوئی حتیٰ کہ خلقی اور انعکاسی اعتبار سے خدا اور مصطفیٰ میں کوئی فرق نہ رہا اور آپ کے اقوال، خدا کے اقوال اور آپ کے افعال خدا کے افعال بن گئے۔

یہی وجہ ہے کہ گزشتہ انبیاء میں سے بالخصوص حضرت داؤدؑ نے زبور ۴۵ میں اور حضرت یسعیاہؑ نے اپنی کتاب کے بیالیسویں باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استعارہ کے طور پر خدا کا ظہور قرار دیا اور آپ کا آنا خدا کا آنا ٹھہرایا اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اس حقیقت کو سمجھانے کے لئے باغ کی تمثیل بھی پیش کی اور فرمایا کہ ایک باغ تھا جس کا پھل لینے کیلئے اول باغ کے مالک نے جو خدا تعالیٰ ہے اپنے نوکروں کو بھیجا یعنی ان صلحاء کو جو حضرت مسیح کے زمانہ میں اور اسی صدی میں مگر کسی قدر ان سے پہلے آئے مگر باغبانوں نے اس کا پھل دینے سے انکار کر دیا تو مالک نے اپنے بیٹے کو ان کی طرف روانہ کیا۔ مگر باغبانوں نے اسے بھی پھل نہ دیا اور اپنے زعم میں اسے قتل کر دیا۔ حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں کہ اب باغ کا مالک آئے گا یعنی خدا تعالیٰ خود ظہور فرمائے گا تا ان ظالموں کو قتل کر کے باغ اس قوم کو دے جو اپنے وقت پر پھل دیں۔ (متی باب ۲۲ آیت ۳۳ تا ۴۳)

حضرت مسیح محمدیؑ علیہ السلام نے باغ کی اس تمثیل کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"اس جگہ خدا تعالیٰ کے آنے سے
مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کا آنا ہے جو قرب اور
محبت کا تیسرا درجہ اپنے لئے حاصل
رکھتے ہیں"

نیز فرمایا ہے کہ:۔

"میں نے جو اس جگہ تین مراتب
قرب اور محبت کے لکھ کے تیسرا
مرتبہ کہ جو بزرگ ترین مراتب ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
ثابت کیا ہے یہ میری طرف
سے ایک اجتہادی امر نہیں بلکہ
الہامی طور پر خدا تعالیٰ نے مجھ پر
کھول دیا ہے"

(توضیح مرام صفحہ ۳ بحاشیہ)

اسی زبردست الہامی انکشاف نے گزشتہ تمام انبیاء کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق پیشگوئیاں ڈھونڈنے اور آنحضورؐ کے عالی مقام کی شناخت و معرفت کرنے کے بہت سے دریچے کھول دیئے ہیں۔ حضرت مہدی موعودؑ نے اسی انکشاف کی روشنی میں فرمایا ہے:۔ ؎

"زاں نمط شد محو دلبر کز کمال اتحاد
پیکر او شد سراسر صورت رب رحیم
گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال
چوں دل احمد نمی بینم دگر عرش عظیم"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دلبر میں ایسے محو ہوئے کہ آپ کا وجود کامل اتحاد کی وجہ سے خدا ہی کا وجود ہو گیا۔ خواہ کوئی مجھے الحاد اور گمراہی سے ہی منسوب کرے مگر میں تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل جیسا اور کوئی عرش عظیم نہیں دیکھتا۔

پھر فرماتے ہیں:۔ ؎

"محمد است امام و چراغ ہر دو جہاں
محمد است فروزندہ زمین و زماں
خدا نگویمش از ترس حق مگر بخدا
خدا نما ست وجودش برائے عالمیاں"

یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہان کے امام و چراغ ہیں۔ آنحضرتؐ نے زمین و زمانہ کو روشن کر دیا ہے۔ میں خدا کے خوف کی وجہ سے آپ کو خدا تو نہیں کہہ سکتا لیکن خدا کی قسم آپ کا وجود تمام مخلوق کے لئے خدا نما ہے۔

اسی طرح فرماتے ہیں ؎

"مصطفیٰ آئینہ روئے خدا ست
منعکس در وے ہمہ خوئے خدا ست"

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے نورانی چہرہ کا آئینہ ہیں۔ آپ میں خدا تعالیٰ کی ساری صفات اپنی پوری شان کے ساتھ منعکس ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائے قادر و توانا کی تمام ازلی و ابدی تشبیہی اور تنزیہی، جمالی اور جلالی غرضیکہ تمام صفات الٰہیہ کے مظہر اتم ہیں

غرض کہیے کہ عالم تخیل میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تا قیامت تک کے تمام نبیوں ولیوں، صدیقوں، متقیوں، غوثوں، ابدالوں کا مقدس قافلہ حسب مراتب ایک قطار کی صورت میں فضائے روحانی کے اندر محو پرواز ہے اور عرش کی طرف جا رہا ہے اگر زمین سے اس قافلہ کو دیکھا جائے تو اس کے آخری فرد کون ہوں گے؟ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جن کے بعد ہر طرف الوہیت ہی کی جلوہ نمائی ہے۔ لیکن اگر راہ حق کے ان عشاق ربانی پر زمین کی بجائے آسمان سے نظر ڈالی جائے تو سب سے پہلے وجود بھی یقیناً محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی دکھائی دیں گے۔ اس لئے اول بھی آنحضورؐ ہیں اور آخر بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب آیئے اول و آخر کے ان پہلوؤں پر عارفانہ رنگ میں غور و فکر کریں۔

آنحضرتؐ کے اول ہونے کی عظیم الشان صفت بتائی ہے کہ پوری کائنات آپ کی تخلیق کے بعد اور آپ کے طفیل معرض وجود میں آئی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:۔

"اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ
نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ"

(عبد الرزاق)

اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے
تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا کیا۔

پھر فرمایا:۔

"کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ
الرُّوْحِ وَ الْجَسَدِ"

(خصائص الکبریٰ جلد ۱)

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدمؑ
روح و جسم کے درمیان تھا۔

یہ بھی حدیث ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جناب الٰہی میں بواسطہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخواست پیش کی حق تعالیٰ نے فرمایا تم نے آنحضرتؐ کو کیسے پہچانا۔ عرض کیا جب آپ نے مجھے پیدا کیا اور میرے اندر روح پھونکی تو میں نے سر اٹھایا اور عرش کے پایوں پر لکھا دیکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سو میں نے معلوم کر لیا کہ آپ نے اپنے نام مقدس کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہوگا جو تمام مخلوق میں آپ کا سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ پیارا ہوگا۔ (حاکم و طبرانی)

اسی طرح حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ اے موسیٰ مجھے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہو۔ میں نے آپ کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ آسمان و زمین اور شمس و قمر پیدا کرنے سے بیس الاف برس پہلے لکھا تھا۔ (حلیہ ابو نعیم۔ الخصائص الکبریٰ۔ الرحمۃ المہداۃ)

اسی سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حیرت انگیز اعلان کر کے پوری مذہبی تاریخ کا رخ بدل ڈالا ہے کہ:۔

"اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ
لَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ اِنَّ اٰدَمَ
لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۲۸)

فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس وقت سے ام الکتاب میں خاتم النبیین ہوں جبکہ حضرت آدمؑ ابھی مٹی میں تھے یہی وہ نکتہ معرفت ہے جس کی طرف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے فارسی کلام میں اشارہ کر کے فرماتے ہیں:۔ ؎

"روح او در گفتن قول بلیٰ اول کسے
آدم توحید و پیش از آدمش پیوند یار"

قول بلیٰ کہتے میں آنحضرتؐ کی روح سب سے اول ہے اور آدم کی پیدائش سے بھی پہلے آپ کا خدا سے تعلق قائم تھا۔

پھر فرماتے ہیں:۔ ؎

"آں شہ عالم کہ نامش مصطفیٰ
سید عشاق حق شمس الضحیٰ
آنکہ ہر نورے طفیل نور اوست
آنکہ منظور خدا منظور اوست"

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے شہنشاہ ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے عاشقوں کے سردار اور شمس الضحیٰ ہیں۔ دنیا بھر میں ایک ذرہ (خواہ وہ نبوت کا ہو یا صدیقیت کا، شہیدیت کا ہو یا صالحیت کا) سب آپ ہی کے طفیل ہے آپ کی یہ شان ہے کہ آپ کا منظور نظر خدا کا منظور نظر ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی
گئی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۶)

آنحضرتؐ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ فرمایا کرتی تھیں کہ آنحضرتؐ کی ولادت کے بعد جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ سجدہ کی حالت میں تھے۔ پھر دیکھا کہ آپ آبدار موتیوں کی تین کنجیاں ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں اسی وقت ایک منادی نے آواز دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نصرت اور غلبہ اور نبوت کی کنجیاں اپنے دست مبارک میں لے رکھی ہیں۔ (خصائص الکبریٰ للسیوطی جلد ۱)

جہاں تک محبوب حضرت احدیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخر ہونے کا تعلق ہے اس کا مشاہدہ حضور کو معراج کی سیر آسمانی میں ایک نورانی اور غیر فانی جسم کے ساتھ کرایا گیا جبکہ حضور علیہ السلام نے تمام نبیوں کو مختلف آسمانوں پر اپنے درجہ روحانی کے مطابق دیکھا۔ ان سے گفتگو فرمائی۔ ان کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امامت کرائی اور انہیں اپنی زیارت کا شرف بخشا۔ باقی سب پیغمبر ساتویں آسمان تک رہ گئے مگر آپؐ نہایت برق رفتاری سے مکہ کے فرش سے اُٹھے اور دیکھتے ہی دیکھتے سدرۃ المنتہیٰ کی انتہائی بلندیوں اور رفعتوں تک جا پہنچے اور اس طرح نبوت ہی نہیں انسانیت کا ہر کمال آپؐ کی ذات بابرکات پر ختم ہو گیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے جہاں سے باقی ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا مقام اختتام کو پہنچا عین اسی مقام سے مقام محمدیت کا آغاز ہوا؎

فرش سے جا کر لیا دم عرش پر
مصطفےٰؐ کی سیر روحانی تو دیکھ

ترمذی شریف میں ہے کہ جب حضورؐ کو معراج کرائی گئی تو آپ کا گزر ایک بہت بڑے مجمع پر ہوا۔ فرماتے ہیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا یہ موسیٰ اور اُن کی قوم ہیں لیکن اپنا سر اُٹھایئے اور دیکھئے پس دیکھتا کیا ہوں کہ اتنا عظیم الشان مجمع ہے کہ سب آفاق کو گھیر رکھا ہے اور کہا گیا یا رسول اللہ یہ آپ کی اُمت ہے۔

(جلد ۲ صفحہ ۶۷ ابواب فقہ الجنۃ)

حضرات! اب اگر ہم دوبارہ عالم تخیل و تصور میں اُس قافلۂ روحانیت پر نگاہ ڈالیں جو ربّ العالمین کی طرف رواں دواں ہے تو ہمیں نظر آئے گا کہ سب نبی اور رسول چاکروں کی طرح رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور مسیح موعودؑ کی بصیرت و عقیدت کی آنکھ نے روحانی دنیا کا یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر ہی تو فرمایا تھا؎

از کمالِ حکمت و تکمیلِ دیں
پا نہد بر اوّلین و آخریں
وز کمالِ صورت و حُسنِ اتم
جملہ خوباں را فگند زیرِ قدم

حکمت کے کمال اور دین کی تکمیل کی رُو سے تمام اولین و آخرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے نیچے ہیں اور آپ کے انتہائی جمال اور کمالِ حسن کے باعث تمام حسین آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ قدم ہیں۔ اور پھر اپنی باطنی کیفیت کا نقشہ یوں کھینچا ہے؎

سرے دارم فدائے خاکِ احمدؐ
دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ

میرا سر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی خاک پر بھی فدا ہے اور میرا دل ہر وقت آنحضورؐ پر قربان ہے۔

خلاصہ یہ کہ ہمارے آقا و مولا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام سلسلۂ انبیاء میں سب سے نمایاں، سب سے ممتاز اور سب سے منفرد ہے۔ آپؐ وہ تاجدارِ اقلیم روحانیت ہیں جس کے محبتوں میں خدا اور دربانوں میں جبرائیل ہیں۔ آپؐ آفتاب مشرق و مغرب ہیں، معارف میں بیکراں، جُود و سخا میں ابرِ بہار، ربِ جلیل کے پہلوان، اَسْوَد و اَحمر کے رہبر اور سالکوں کے امام۔ آپؐ کے ہاتھ مجسم تقدیر، آپؐ کی آنکھیں انوارِ الٰہی کا طور، آپؐ کی زبان خدا کی قرنا، آپؐ کا دل خدا کا عرش اور آپؐ کا آنا خدا کا آنا ہے؎

محمدِ عربی بادشاہِ ہر دو سرا
کرے ہے روحِ قدس جس کے در کی دربانی
اُسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۳۴۴

میں امۃ العزیز زوجہ بشیر احمد شاد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷-۹-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۱ تولہ مالیتی -/۵۰۰ روپے

حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ العزیز 18/8 III ناظم آباد کراچی ۱۸۔

گواہ شد۔ صغیر احمد جیمہ سیکرٹری وصایا کراچی

گواہ شد۔ بشیر احمد شاد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۳۳۴۵

میں ملک دوست محمد ریحان ولد ملک شیر محمد صاحب ریحان۔ قوم ریحان پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷-۹-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

پلاٹ نمبر ۱۶۲ برقبہ ۱۲۰ مربع گز مالیتی -/۵۵۰۰ روپے

مکان ۱۳-۱۲ مالیتی -/۸۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۷۱ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ملک دوست محمد ریحان 1/4 ۱۳/۱۲ بلاک 2-E مجاہد کالونی سیکٹر F/4 اورنگی ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد۔ صغیر احمد جیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔

گواہ شد۔ برکات احمد ذبیح ایڈیشنل سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۳۴۶

میں امۃ الحفیظ زوجہ ملک دوست محمد صاحب ریحان۔ قوم ریحان۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷-۹-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے

زیور طلائی ۵ تولہ مالیتی -/۲۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحفیظ 1/4 ۱۳/۱۲ بلاک 2/E مجاہد کالونی سیکٹر F/4 اورنگی ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد۔ صغیر احمد جیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔

گواہ شد۔ ملک دوست محمد ریحان خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۳۳۴۷

میں مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری رحمت علی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷-۹-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۱ تولہ مالیتی -/۸۰۰ روپیہ

حق مہر خرچ کر چکی ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری رحمت علی صاحب اورنگی ٹاؤن [illegible] نزد بس سٹاپ ۵۔ کراچی ۴۳۔

گواہ شد۔ صغیر احمد جیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔

گواہ شد۔ بشیر احمد شاد ولد چوہدری عبدالکریم صاحب کراچی۔

ملتان کی قدیم جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری
جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)
چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۷۳۸۸۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس خدام الاحمدیہ میں سبقت الی الخیر کی دوڑ

از ۲۰ تا ۳۰ر نومبر ۱۹۷۷ء

"عشرہ وصولی چندہ دفتر اطفال وقف جدید" منا کر نیز نمائندگانِ خصوصی خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے پورے طور پر تعاون فرما کر اپنے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس خواہش کو پورا کیا جائے کہ امسال "دفتر اطفال وقفِ جدید" کا بجٹ ایک لاکھ روپے پورا ہونا چاہیئے جس کی تاحال وصولی -/۳۵،۴۸۰ روپے ہے۔ جبکہ اختتام سال میں صرف ایک ماہ کے قریب باقی ہے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

چندہ مہمان خانہ مستورات

جلسہ سالانہ پر مستورات کے ٹھہرنے کے لئے جو مہمان خانہ زیرِ تعمیر ہے ۲۳ر اکتوبر تا ۳۱ر اکتوبر اس میں کُل آمد -/۱۲۶۱ روپے ہوئی۔ اِس طرح اِس مد کی کُل وصولی ۲۱،۷۸۱ روپے ۸۷ پیسے بن جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اِس چندہ کی جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ وصولی کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ تمام لجنات جائزہ لیں اور جس ممبر نے ابھی تک شمولیت نہیں کی اسے توجہ دلائیں تا یہ کام مکمل ہو اور جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنیں آرام اُٹھا سکیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

عید الاضحیٰ کے دوسرے روز یعنی ۲۳ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ النصیر ثمینہ کا نکاح بعوض مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر عزیزم مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (حال مقیم ویسٹ جرمنی) سے پڑھا حضور ازراہِ شفقت مجلس میں رونق افروز رہے اور نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ الحمد للہ

عزیزہ امۃ النصیر ثمینہ حضرت منشی عبد العزیز صاحب دہلوی (جنہیں حضور علیہ السلام کے ۳۱۳، اصحاب میں شمولیت کا شرف حاصل تھا) کی پوتی اور محترم میاں اللہ بخش صاحب صحابی سابق امیر جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کی نواسی ہے اور لڑکا محترم شیخ محمد شفیع صاحب لدھیانوی صحابی کا پوتا اور شیخ محمد رفیق صاحب مرحوم کا فرزند ہے۔ لڑکے کی طرف سے اس کے چچا مکرم محمد یٰسین صاحب راولپنڈی والے تھے جنہوں نے نکاح کے موقع پر ایجاب وقبول کیا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ مولا کریم یہ تعلق جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین

خاکسار قریشی بشیر احمد دہلوی
B/295۔ البشریٰ۔ لالہ رُخ۔ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی

دُعائے مغفرت

میرے والد محترم میاں نواب الدین صاحب آف گوجرہ دو تین روز بیمار رہنے کے بعد ۱۹ر نومبر ۱۹۷۷ء کی شام کو تقریباً ۵½ بجے بعمر قریباً ۸۵ برس اِس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز بعد نماز عصر مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حامی وناصر ہو۔

(خاکسار محمد رشید کارکن دفتر الفضل ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے!

عہدیدارانِ جماعت کے لئے ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں قطعات مشتمل بر محاسن قرآن مجید اعلیٰ آرٹ پیپر پر نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب گھروں، ہوٹلوں اور دفاتر میں آویزاں کرنے کے لئے نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن کے زیرِ انتظام طبع ہو رہے ہیں۔ ایک قطعہ کی قیمت اصل لاگت کے مطابق صرف ۶۰ پیسے ہے اور ایسے دس مختلف قطعات کا ایک سیٹ ہوگا جو چھ روپے میں ملے گا جس کے ساتھ ایک کتابچہ مشتمل بر فضائل قرآن مجید مفت ملے گا۔ یہ چونکہ محدود تعداد میں چھپوائے جا رہے ہیں لہذا تحریک کی جاتی ہے کہ عہدیدارانِ جماعت اپنے لئے اور اپنی جماعت کی ضرورت کے مطابق مطلوبہ تعداد ریزرو کروالیں اور بتقریب جلسہ سالانہ جب تشریف لاویں تو دفتر ہذا سے حاصل کر لیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
غلبۂ اسلام کے دیوانو۔ احمدیت کے پروانو
سونے کے خوبصورت سادے، جڑاؤ زیورات
اور
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیوں کی
خرید کے لئے
آپ
اپنے محبوب ادارہ
نیو پاک جیولرز
۱۱۱۔ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
اور
۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴
پر تشریف لاویں
پروپرائیٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

قدیمی اوّلین شہرہ آفاق
حبّ اٹھرا
مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے
فرینہ اولاد گولیاں
مکمل کورس تیس ۳۰ روپے
زوجامِ عشق
ایک ماہ کی خوراک تیس ۳۰ روپے
مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹
فون نمبر ۴۴۸۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴